سوال

(08) سفارش کون کرے گا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحرین سے سردار محمد انور لکھتے ہیں۔ اس سے قبل آپ نے نبی پاک ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنے کے جواب میں قرآن مجید میں انبیاء کرامؑ کی دعاؤں کا ذکر کیا اور صحابہ کرامؓ کی دعاؤں کا ذکر کیا کہ اس میں کسی وسیلے کی نشان دہی نہیں۔ لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔ یہ ثبوت اپنی جگہ درست ہے لیکن قرآن پاک کے پارہ ۲۵ (سورہ زخرف : ۸۶) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی سفارش نہیں کر سکتے البتہ جس نے علم ویقین کے ساتھ حق کی گواہی دی وہ سفارش کر سکتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس نے میرے نیک بندوں (ولی اللہ) سے عداوت رکھی میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ قرب الٰہی حاصل ہونے کے بعد بندہ مومن کی سماعت وبصارت 'پکڑ' و رفتار سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی میں آجاتی ہیں اور اس کی برکات کے باعث مومن کے اعضاء جسمانی میں گویا قوت الٰہی کام کرنے لگتی ہے اب آپ ہی بتائیں کہ ایسے ولی اللہ سفارش یا وسیلے سے مانگی ہوئی دعا کو جائز کس طرح نہ کہا جائے اور یہ شان تو اس امتی کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جب کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی مثال تو کہیں زیادہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے دونوں سوال شفاعت اور وسیلے کے بارے میں ہیں اور ہم دونوں مسئلوں کی الگ الگ وضاحت کئے دیتے ہیں۔

پہلا سوال جس کی بنیاد آپ نے سورہ زخرف کی ایک آیت پر رکھی ہے وہ شفاعت کے بارے میں ہے۔ جہاں تک شفاعت کے ثابت ہونے کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ قرآن وسنت سے ثابت ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سفارش کرے گا؟ کس بات کی کرے گا؟ اور کس کی کرے گا؟

ان تینوں چیزوں کا جاننا ضروری ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں جب ہم ان تینوں باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو شفاعت کا مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

پہلی: بات یہ کہ سفارس کون کرے گا؟ اس بارے میں قرآن حکیم میں جابجا اس بات کی تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارش کے لئے وہی لوگ زبان کھولیں گے جن کی وہ اجازت دے گا آیت الکرسی کے یہ الفاظ کتنے واضح ہیں

مَن ذَا الَّذی یَشفَعُ عِندَهُ اِلّا بِاِذنِہِ   ۲۵۵ ... سورۃ البقرۃ

''اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کون کرے گا؟''

دوسری : بات یہ کہ جو سفارش کی اجازت حاصل کرکے سفارش کریں گے وہ کن لوگوں کی سفارش کریں گے؟ قرآن نے اس کی بھی وضاحت کردی کہ وہ ان لوگوں کے بارے میں سفارش کرنے کی جرات کریں گے جن کے بارے میں اللہ انہیں اجازت دے گا۔ ارشاد ربانی ہے :

یَومَئِذٍ لا تَنفَعُ الشَّفٰعَةُ اِلّا مَن اَذِنَ لَهُ الرَّحمٰنُ وَرَضِیَ لَهُ قَولًا   ۱۰۹ ... سورۃ طہ

''اس کی شفاعت کسی کو نفع نہیں پہنچانے گی مگر جس کے لئے اللہ اجازت دے اور اس کے لئے کوئی بات کہنے کو پسند کرے۔''

تیسری : یہ چیز کہ صحیح بات میں سفارش کرے گا یعنی غلط کام کی سفارش نہیں ہوگی ارشاد ربانی ہے :

یَومَ یَقومُ الرّوحُ وَالمَلٰئِكَةُ صَفًّا   لا یَتَكَلَّمونَ اِلّا مَن اَذِنَ لَهُ الرَّحمٰنُ وَقالَ صَوابًا   ۳۸ ... سورۃ النباء

''یعنی جس دن جبرائیل سمیت فرشتے صفت بستہ کھڑے ہوں گے۔ رحمن کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہیں کرے گا اور وہ بات ٹھیک کہے''

قرآن میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ سفارش کرنے والے بات وہی کریں گے جو ان کے علم میں ہوگی۔ جو بات ان کے بعد ہوئی یا ان کے علم میں نہیں اس کے بارے میں کوئی سفارش نہیں چلے گی۔

جیسا کی حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے کہ وہ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

وَكُنتُ عَلَیهِم شَهیدًا ما دُمتُ فیهِم   ۱۱۷ ... سورۃ المائدۃ

''کہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں خود رہا اور جب تونے مجھے اٹھا لیا تو پھر ان کے بارے میں تو ہی خبر رکھنے والا تھا۔''

یہ اور اس طرح کی متعدد آیات قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرے گا اور جو کریں گے وہ حق بات میں اپنے علم کی حد تک کریں گے اس لئے قرآن میں جابجا یہ لفظ آیا کہ انہیں کوئی سفارش نفع نہیں دے گی۔

اب اسے بعد آپ نے جو آیت تحریر کی ہے اس کی مفہوم سمجھنا زیادہ آسان ہے۔

امام قرطبیؒ اپنی عظیم تفسیر میں سورہ زخرف کی اس آیت ۸۶ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :

''اللہ کے سوا جن کو وہ پکارتے تھے ان میں عیسیٰ عزیر اور فرشتے شامل تھے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ ان کی سفارش کریں گے۔ قرآن نے اس کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے سوا سفارش کا کوئی مالک نہ ہوگا۔ ہاں الا من شهد بالحق سوائے اس کے جس نے حق کی گواہی دی''

آگے فرماتے ہیں :

والمعنى لا يملک هؤلاء الشفاع الا لم شهد بالحق وامن على علم و بصير۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص : ۱۲۲)

''اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی سفارش کی طاقت نہیں رکھتا مگر جس نے حق کی شہادت دی اور علم وبصیرت کے ساتھ ایمان لائے (انہیں اللہ اس کی اجازت دے گا)''

آگے فرماتے ہیں:

وقیل ای لایملک ھؤلاء العابدون من دون اللہ ان یشفع لھم احد الامن شھد بالحق فان من شھد بالحق یشفع لہ ولایشفع لمشرک۔ (تفسیر قرطبی ص: ۱۲۲ ج ۱٦)

''یعنی ایک قول اس میں یہ بھی ہے کہ جو اللہ کے سوا غیروں کی پرستش کرنے والے ہیں ان کے لئے کوئی سفارش نہیں کریں گے ہاں ان میں سے جو حق قبول کریں گے ان کے لئے سفارش کی جائے گی مشرک کے لئے سفارش نہیں ہوگی۔''

امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں

''کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی اس بات کا استثناء منقطع ہے لیکن جو شخص حق کا اقرار اور شاہد ہو اور خود بھی علم و معرفت والا ہو (یعنی صحیح مسلمان ہو) ایسے شخص کے لئے سفارش کارآمد ہوگی۔ (ابن کثیر ج ۵ ص ۴٦)

امام طبری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

''وہ حضرت عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو اپنا سفارشی سمجھ بیٹھے ہوں گے'' مگر ان کی سفارش ان کے لئے ہوگی جو حق کو قبول کریں اور حق بات کو جانتے ہوں کہ اللہ حق ہے۔'' (طبری جلد ۲۴۔ ۲۷۔ ص ٦۲)

بہرحال اس دن سفارش کا اختیار کسی کو نہ ہوگا البتہ اللہ تعالیٰ جنہیں اجازت دے گا وہ حق بات کی گواہی دیں گے یعنی حق بات میں سفارش کریں گے اجازت ملنے کے بعد۔

احادیث میں بھی رسول اکرم ﷺ نے اپنے اقرباء کے بارے میں واضح فرمایا کہ میری سفارش پر بھروسہ نہ کرنا بلکہ اپنے اعمال درست کرنا۔

اب ظاہر ہے کہ جب پہلی بنیاد ہی یہ ہے کہ اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرے گا اور یہ معلوم ہی نہیں کہ اللہ کس کس کو اجازت دے گا اور کس کو نہیں دے گا۔ تو اگر ہم بزرگوں کو بھی سفارش کے لئے منتخب کرلیں یا کہیں کہ فلاں بزرگ میری سفارش کردے گا جب کہ اس بزرگ کے بارے میں فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا کہ اسے سفارش کی اجازت ملے گی بھی کہ نہیں۔ ہاں نبی کریم ﷺ یقیناً شفاعت فرمائیں گے۔ آپ بھی پہلے اجازت لیں گے لیکن ان کے حق میں سفارش کریں گے جنہوں نے حق کی گواہی دی اور قرآنی تعلیمات پر عمل کیا ورنہ آپ کچھ لوگوں کے خلاف بھی سفارش کریں گے۔ ارشاد قرآنی ہے:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ‎ ‏ ‎۳۰‏ ... سورة الفرقان

''کہ اے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔''

اب ظاہر ہے جو قرآن کو پس پشت ڈال دیں اور پھر شفاعت کے توقع رکھیں وہ بڑی جہالت اور گمراہی میں ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اللہ کے دین کے باغیوں کی کیسے شفاعت فرما سکتے ہیں۔

اور اللہ کی طرف سے اجازت کے بغیر اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ قیامت کے دن میں تمہاری سفارش کروں گا تو وہ بھی جاہل اور دشمن دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہرگز اجازت نہیں دیں گے جو ناجائز سفارش کریں گے۔

اس طرح نبی کریم ﷺ کسی کی ناجائز شفاعت ہرگز نہیں کریں گے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص63

محدث فتویٰ